روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 15 اتوار 9 رمضان ۔1417ھ 19 صلح 1376ہش 19 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے لئے

خصوصی درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں۔
محترم صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی طبیعت میں عمومی کمزوری کافی ہو گئی ہے۔ جسم میں دردیں اور گھبراہٹ و بے چینی بھی حد سے زیادہ ہے۔ احباب سے محترم صاجزادہ صاحب کی صحت اور درازی عمر کے لئے ان مبارک ایام میں خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

صدق اور ثبات کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان اور یقین بھی ضروری ہے۔ یہ امر صدق اور اخلاص کے خلاف ہے کہ جلدی ہی خدا تعالیٰ سے مایوس ہو کر اوروں کی طرف اپنی حاجت کو لے جانا اور دربدر مارے مارے پھرنا، کبھی کسی بت کے حضور التجائیں کرنا، کبھی کسی دیوتا، پتھر، پہاڑ، جنگل کے درخت یا گنگا مائی کی طرف حاجت کو لے جانا اس امر کی دلیل ہے کہ ایک خدا پر بھروسہ نہیں اور اس کو ساری حاجتوں کو پورا کرنے والا ہونے پر کامل ایمان نہیں یا جلدی سے تھک کر اس سے ناامید ہو کر اوروں کی طرف دامن حاجت پھیلانا خرگدائی کے بالکل خلاف ہے۔ ایک چھوڑ کر دوسرا اور دوسرا چھوڑ تیسرا خدا بنانا اور ان سے اپنی حاجتیں چاہنا بالکل غلط راہ ہے بلکہ چاہئے کہ ایک کو پکڑو اور اسی سے اپنی ساری حاجتیں چاہو اور وہ سب کا حاجت روا ہے شرط صبر اور استقلال اور ایمان ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 688)

تقریب شادی

○ مکرم ڈاکٹر معاذ صاحب ابن مکرم مجیب الرحمان صاحب (ایڈووکیٹ سپریم کورٹ) امیر ضلع راولپنڈی کی تقریب شادی 3- جنوری 1997ء کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ قبل ازیں 5- جولائی 1996ء کو مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر ضلع لاہور نے مکرم ڈاکٹر معاذ صاحب کے نکاح کا اعلان ایک لاکھ روپے حق مہر پر عزیزہ مکرمہ سائحہ صاحبہ بنت مکرم منیر احمد شیخ صاحب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج آف لاہور کے ساتھ دارالذکر میں کیا تھا۔

3- جنوری کو مکرم جناب منیر احمد شیخ صاحب کے گھر واقع گلبرگ لاہور میں تقریب رخصتی عمل میں آئی جس میں امیر صاحب لاہور اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ بوقت رخصت مکرم راجہ غالب احمد صاحب نے (جو بچی کے ماموں بھی ہیں) دعا کروائی۔ اگلے روز 4- جنوری کی شام راولپنڈی میں مکرم مجیب الرحمان صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثرت سے احباب جماعت و خواتین کے علاوہ غیر از جماعت معززین اور وکلاء کرام نے بھی شرکت کی۔ تقریب کے آغاز میں مکرم مجیب الرحمان صاحب نے تعارفی کلمات میں احباب کرام کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔ بعدہ مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ شادی بہت بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالکریم کوثر صاحب رحمان کالونی ربوہ کی والدہ محترمہ حشمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رحمت علی وفات یافتہ سابق سیکرٹری مال تخت ہزارہ حال رحمان کالونی ربوہ 3۔ جنوری 1997ء کو وفات پا گئیں اگلے روز بعد از ظہر بیت المہدی میں مکرم محمد عبدالماجد صدیقی صاحب زعیم انصار اللہ گولبازار ربوہ نے جنازہ پڑھایا۔ عام قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ نے دعا کرائی اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

تقویٰ کی راہوں پر چل کر انسان امن میں آجاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

تقویٰ کا تعلق تمام ہی نیکیوں سے ہے حضرت بانی سلسلہ نے مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔

حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "تقویٰ ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔" (ایام الصلح) تقویٰ ایک ایسا قلعہ ہے کہ جب اس کے اندر نیک اقوال اور صالحہ اعمال داخل ہو جائیں تو وہ شیطان کے ہر حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی عمل بظاہر کتنا ہی پاکیزہ اور صالح کیوں نظر نہ آتا ہو اگر وہ اس قلعہ میں داخل نہیں تو شیطان کی زد میں ہے، کسی وقت وہ اس پر کامیاب حملہ کر سکتا ہے کیونکہ اگر تقویٰ نہیں تو کبر پیدا ہو سکتا ہے، ریاء پیدا ہو سکتا ہے، عجب پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر تقویٰ ہے تو ان میں سے کوئی بدی پیدا نہیں ہو سکتی یعنی شیطان کامیاب وار نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ کلام الٰہی میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے اور حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کا ابھی جو فقرہ میں نے پڑھا ہے وہ معنوی لحاظ سے اسی کا ترجمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ (-) فرماتا (-) ہے کہ متقی یقیناً ایک امن والے اور محفوظ مقام میں ہیں تو یہی وہ حصن حصین ہے۔ یہی "امین" کے معنے ہیں جو حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) نے کئے ہیں کہ محفوظ اور امن میں وہی ہے جو تقوےٰ پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے۔ جو تقویٰ پر قائم نہیں وہ امن میں نہیں وہ خطرہ میں ہے۔ وہ حفاظت میں نہیں خوف کی حالت میں ہے۔ اور ایسا شخص مقام امین میں نہیں ہے بلکہ اس مقام پر ہے جسے دوسرے لفظوں میں جہنم کہا جاتا ہے۔ پس کلام الٰہی نے ہی تقویٰ کے معنوں کو بیان کرتے ہوئے معنوی لحاظ سے حصن حصین کا تخیل پیش کیا ہے کہ سوائے تقوے کی راہوں پر چل کر کوئی شخص امن میں نہیں رہ سکتا۔ کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اس مضبوط قلعہ میں داخل ہونے کا سوائے تقوےٰ کے دروازے کے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسی مضمون کو ایک دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ع
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

ہر نیکی خواہ وہ قولی ہو یا فعلی وہ تقوےٰ کی جڑ سے نکلتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کلام الٰہی نے جو سینکڑوں احکام دئے ہیں جب ہم ان پر عمل کرتے ہیں اور اس رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جنت داخل ہونے کا ذریعہ بنیں اور اللہ تعالیٰ کی جنت کے درختوں کی شاخیں ہو جائیں اور ان درختوں کے لئے پانی کا کام دیں تو یہ اسی وقت ہوتا ہے جب یہ شاخیں تقوےٰ کی جڑ سے نکلیں۔

(از خطبہ یکم مارچ 1968ء)

○○○

توبہ کے یہ معنے ہیں کہ گناہ ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

19- صلح 1376 ھش   19 - جنوری 1997ء

ایمان کی مضبوطی- نیکیوں کا منبع

اگر انسان کے اعمال پر غور کیا جائے تو یہ بات سامنے آئے گی کہ کئی باریک درباریک باتیں ایسی ہیں جن کا احساس بھی نہیں ہوتا- اور وہ سرزد ہوتی چلی جاتی ہیں- ان میں نیکیاں بھی شامل ہیں اور گناہ بھی شامل ہیں- کچھ نیکیاں اور گناہ تو بڑے بڑے کہلاتے ہیں اور عام طور پر ان گناہوں سے بچتے ہوئے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم گناہ سے بالکل بچ گئے ہیں یا جو نیکیاں ہمیں کرنی چاہئیں وہ ہم کر رہے ہیں- نیکیوں کی بات کریں تو اسی طرح بعض بڑی بڑی نیکیوں کا نام لے کر اس یقین کا احساس دلاتے ہیں گویا انہیں جو نیکیاں کرنی چاہئیں وہ ان پر عمل پیرا ہیں- حالانکہ جہاں تک اعمال کا تعلق ہے ان میں بہت سی ایسی باتیں شامل ہیں کہ ہمیں ان کا احساس بھی نہیں ہوتا یا وہ ہو جاتی ہیں یا ہونے سے رہ جاتی ہیں اور اس طرح یا نیکی ہمارے نام لگتی ہے یا گناہ- بہت کم لوگوں کی ایسی حالت ہوتی ہے جسے گناہ سوز کہا جاسکے یعنی از خود بغیر سوچے سمجھے بھی وہ ایسے کام کرتے چلے جائیں جن میں کوئی چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی شامل نہ ہو سکے یا نیکی کی بات کریں تو یوں لگے کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی رہ نہیں جاتی وہ اسے کر لیتے ہیں-

دراصل یہ ساری بات ایمان کی پختگی پر منحصر ہے- ایمان انسان کو نیکیوں کی طرف مائل کرتا ہے اور گناہوں سے دور رکھتا ہے لیکن ایمان کے بھی درجے ہیں- سب لوگوں کا ایمان ایک جیسا نہیں- اور کہا جاسکتا ہے کہ کسی شخص کا ایمان ہر وقت ایک جیسا نہیں ہو سکتا- کبھی اس کی کوئی کیفیت ہوتی ہے کبھی کوئی کیفیت ہوتی ہے- لیکن نیکی اور گناہ کا تعلق ہے ایمان ہی سے- ایمان مضبوط ہو اور پوری سمجھ داری کے ساتھ اس پر عمل کیا جائے تو اس بات کا امکان ہی پیدا نہیں ہوتا کہ انسان نیکی کرنے سے گریز کرے اور گناہ پر عامل ہو جائے-

ایمان کے مضبوط ہونے کا سب سے بڑا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان جذبات نفسانیہ سے دور ہو جاتا ہے- کہا جاتا ہے کہ ایمان ایک نہایت باریک اور گہرا راز ہے- اور یہ ایک ایسے یقین کا نام ہے جس سے جذبات نفسانیہ سے انسان دور ہو جاتا ہے اور جذبات نفسانیہ ہی ایسی بات ہے جو ہمیں نیکی سے دور رکھتی ہے اور گناہ کے قریب لے جاتی ہے- اگر جذبات نفسانیہ زائل ہو جائیں تو انسان نیکیوں پر اس قدر مائل ہو جائے گا کہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرنے سے بھی گریز نہیں کرے گا-

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے ایمان کو مضبوط سے مضبوط کرتے چلے جائیں- ایمان کا سچا نور حاصل کریں اور اس سے ہمارے اندر حقیقی معرفت پیدا ہو- دراصل حقیقی معرفت انسانی اعمال کی کنجی ہے- معرفت کے معنے جاننا ہے دینی اور روحانی امور کے متعلق جاننے کو معرفت کہتے ہیں اور جہاں تک ہم دینی اور روحانی امور کو جاننے لگیں وہاں تک ہمارا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے اور ہمیں کسی گناہ کے قریب بھی جانے نہیں دیتا- لیکن ایمان کا سچا نور حاصل اس طرح ہوتا ہے کہ ہم ہر بات کے متعلق جاننے لگیں- ہر بات کی معرفت پیدا کرنے لگیں- ہمیں اس بات کا علم ہو جائے کہ کون سی بات شعوری اور غیر شعوری طور پر کرنے کا نام نیکی ہے اور کونسی بات گناہ کہلاتی ہے- جب ہمیں اس بات کا علم ہو جائے تو یقیناً ہمارا ایمان ہمیں صحیح راستے پر رکھنے کا موجب بن جاتا ہے- اور پھر ایسا انسان دوسرے لوگوں سے ممتاز نظر آنے لگتا ہے-

ایمان چونکہ نور ہے اور نور ایک ایسی چیز ہے جو ہر دیکھنے والے کو نظر آتی ہے اس لئے ہر شخص پہچان سکتا ہے کہ کس کی زندگی کس سے زیادہ بہتر ہے- کس کے دل میں ایمان زیادہ ہے اور وہ اپنے ایمان کے مطابق اعمال بجالاتا ہے جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم کوئی بڑا گناہ نہ کرتے ہوئے اس بات پر فخر کرتے ہیں اور مغرور ہو جاتے ہیں کہ ہم سے یہ گناہ سرزد نہیں ہوتا- یا ہم کسی کھلم کھلا نیکی پر عمل کر کے اپنے آپ کو دوسروں سے بہت بہتر سمجھتے ہیں- لیکن اس بات کا بھی امکان ہے کہ جو لوگ بڑی بڑی نیکیاں کرتے ہیں اور بڑے بڑے گناہوں سے بچتے ہیں وہ بہت سی ایسی چھوٹی چھوٹی نیکیاں کرنے سے محروم رہ جاتے ہوں اور بہت سے چھوٹے چھوٹے گناہ ان سے سرزد ہوتے رہتے ہوں جو آہستہ آہستہ وقت کے گزرنے کے ساتھ پہاڑ کی طرح نظر آنے لگیں اور بڑے گناہ سے بھی بڑے بن جائیں اور چھوٹی چھوٹی نیکیاں کر کے انسان بڑی نیکیاں کرنے والوں سے بھی آگے بڑھ جائے-

پس کسی گناہ کو چھوڑ کر اور کسی نیکی پر عمل پیرا ہو کر ہمارے دل میں یہ غرور نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا کر لیا ہے- اپنی زندگی کے ہر شعوری اور غیر شعوری عمل پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ ہم نے کہاں تک نیکی کا راستہ اختیار کر لیا ہے اور کہاں تک گناہ پر قدم مارنے سے گریز کرتے ہیں- جوں جوں ہم آگے بڑھیں گے ہمیں نیکیوں کی بھی زیادہ سمجھ آنے لگے گی اور گناہوں کا بھی زیادہ پتہ چلنے لگے گا- اور ہمارا ایمان ہمیں نیکیوں پر مائل کرتا رہے گا اور گناہوں سے بچاتا رہے گا-

خلاصتاً یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایمان کے مضبوط ہونے سے انسان شعوری اور غیر شعوری طور پر زیادہ نیکیاں کرنے لگتا ہے اور گناہوں سے بچنے لگتا ہے- اور ایمان کو مضبوط کرنے کا یہ طریق ہمیشہ کارگر ثابت ہوتا ہے کہ ہمیں حقیقی معرفت حاصل ہو- ہم علم حاصل کریں اور اپنے علم کو ایسی کسوٹی پر پرکھیں جو ہمارے لئے گناہ سوز حالت پیدا کر دے- اگر ہمیں ایسا ایمان حاصل ہو جائے تو یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی منشاء اور اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں ہم ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرنے پر آمادہ رہتے ہیں اور کسی گناہ کی طرف ہمارے قدم اٹھتے ہی نہیں-

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ایمان نصیب کرے- آمین-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی حکیم خورشید احمد صاحب

(ماہنامہ خالد........ناصر نمبر)

سیرۃ طیبہ اوصافِ حمیدہ

مدرسہ احمدیہ قادیان کی ساتویں جماعت میں میں اول رہا۔ اس کے بعد درجہ اولیٰ جامعہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوا۔ حضرت امام جماعت الثالث جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے۔ جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے دوران آپ نے میری تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ رکھی۔ علماء سلسلہ قادیان سے باہر مختلف مناظروں اور جلسوں میں تشریف لے جایا کرتے۔ آپ جب بھی کسی جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے جاتے مجھے ضرور ساتھ لے جاتے اور مجھے تقریر کرنے کا حکم دیتے جب میں تقریر سے فارغ ہوتا تو سب کے سامنے میری تعریف کر کے میری حوصلہ افزائی کرتے۔ آپ کو اپنے شاگردوں کی صحت کی بہت فکر رہتی ان کی صحت کے لئے جہاں اور تدابیر اختیار فرماتے وہاں اپنے شاگردوں کو پکنک کے لئے عموماً تتلہ نہر پر لے جاتے۔ ایک دفعہ نہر پر پکنک کا پروگرام بنایا تمام اساتذہ اور طلبہ کو حکم دیا کہ سب تتلہ نہر پر پکنک کریں۔ نہر پر غسل اور تیراکی کے مقابلوں کے علاوہ آپ نے ہمارے کھانے اور پھلوں کا انتظام اپنی خاص نگرانی میں فرمایا۔ جب کھانا کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اب جامعہ احمدیہ کے طلباء کا تقریری مقابلہ ہوگا۔ ہر مقرر کو تین منٹ قبل مضمون کا عنوان بتایا جائے گا اور تقریر بھی صرف تین منٹ کی ہوگی کچھ طلباء نے اپنے نام خود لکھوائے کچھ کے آپ نے اور اساتذہ کرام نے خود لکھوائے۔ آپ مجھے مخاطب کر کے فرمانے لگے خورشید تم نے نام نہیں لکھوایا میں نے عرض کی۔ مجھے سخت نزلہ زکام ہے۔ گلا بیٹھا ہوا ہے میں کیا تقریر کروں گا؟ آپ نے فرمایا نہیں تم تقریر کرو گے۔ میں نے تمہارا نام لکھ دیا ہے میں ادباً و احتراماً خاموش رہا۔ دوسری تقریر شروع ہوئی تو حضرت صاحب نے مجھے فرمایا کہ اس کے بعد تمہاری تقریر ہوگی۔ عنوان ہے "آسمانی بادشاہت" عنوان سنتے ہی میں کچھ پریشان ہوا کہ میں اس وسیع و عریض مضمون کو تین منٹوں میں کیسے سمیٹوں۔ ابھی اس ادھیڑبن میں تھا کہ آپ نے مجھے آواز دی کہ اب تم تقریر کرو میں تقریر کے لئے کھڑا تو ہو گیا لیکن تقریر کے ختم ہونے تک مجھے یہ احساس نہ تھا کہ میں کیا بیان کر رہا ہوں بہرحال تقریر ختم ہوئی نتیجہ نکالا تو میں اول رہا اور حضرت صاحب اور جملہ اساتذہ بھری مجلس میں میری تعریف کر رہے تھے میں نے حضرت صاحب سے عرض کی یہ آپ کی نظر اور توجہ کی تاثیر سے ہوا ہے آپ نے جو اصرار کیا تھا کہ میں تقریر ضرور کروں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی توجہ سے آپ کے روحانی علوم کا کچھ اثر تو اس عرصہ میں خاکسار پر بھی ہو گیا ورنہ من آنم کہ من دانم

والد محترم کی وفات کے بعد مجھے تعلیم جاری رکھنے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ کی شفقت اور سرپرستی کی وجہ سے تعلیمی عرصہ بے فکری سے گزر گیا آپ نے از خود مجھے بتائے بغیر صدر انجمن احمدیہ سے میرے لئے آٹھ روپے ماہوار تعلیمی وظیفہ منظور کروایا اس سے مجھے بہت سہارا ہوا ان دنوں آٹھ روپے ماہوار مجھ جیسے غریب اور بے سہارا طالب علم کے لئے بہت غنیمت تھے یہ نہ بھی ہوتے تو حضرت صاحب نے جو میرے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک کیا وہ بہت بڑی دولت تھی جو مجھے حاصل تھی۔

مولوی فاضل کا امتحان دینے کے بعد سب ہم جماعت دوستوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ حضرت صاحب اور سٹاف کے ساتھ فوٹو بنوائی جائے حضرت صاحب سے عرض کرنے کے لئے مجھے کہا گیا۔ چنانچہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی پر جا کر میں نے فوٹو کے لئے درخواست دی جسے آپ نے بخوشی منظور فرمایا۔

ٹی آئی ہائی سکول کے برآمدہ کے باہر عبدالرزاق صاحب مہتہ نے فوٹو لی جو ٹھیک نہ آئی پھر دوبارہ فوٹو کے لئے عرض کی گئی اس دفعہ بھی آپ ہماری دلداری کے لئے بخوشی تشریف لے آئے۔

1943ء میں میں درجہ ثانیہ میں داخل ہوا یہ سال مولوی فاضل کے امتحان کی تیاری کا سال تھا میں نے امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے حصول کے لئے سخت محنت کی چنانچہ سخت محنت مالی مشکلات اور غذا کی کمی کی وجہ سے میری صحت کافی گر گئی بدن کی ہڈیاں باہر نکل آئیں بہرحال مئی 1943ء میں مولوی فاضل کا امتحان دے دیا جامعہ احمدیہ سے ہمیں رخصت ہو گئی۔ نتیجہ نکلنے میں دو ماہ باقی تھے۔ مئی کے آخر میں ایک دن آپ نے مجھے اپنی کوٹھی النصرت بلایا فرمانے لگے "خورشید میں دیکھتا ہوں تمہاری صحت بہت گر گئی ہے ہم چند روز تک ڈلہوزی جا رہے ہیں تم بھی ہمارے ساتھ جاؤ گے۔ تمہاری صحت ٹھیک ہو جائے گی۔ جاؤ تیاری کرو" ڈلہوزی میں ہم قریباً چار ماہ رہے اس عرصہ میں آپ نے جامعہ احمدیہ کے تین اساتذہ مولانا ارجمند خان صاحب مولانا ابوالعطاء صاحب اور تیسرے مولانا ابوالحسن صاحب قدسی اور دو طلباء مولوی غلام باری صاحب سیف اور مولوی عبدالقدیر صاحب کو بھی سیر کے لئے بلایا ان سب نے حضرت صاحب کے مہمان خانہ میں پندرہ روز سے ایک ماہ تک قیام کیا۔ جی بھر کر سیر کی اور حضرت صاحب نے بھی ان کی خاطر و مدارت خاص توجہ سے کی جب آپ نے یہ محسوس کیا کہ اب ڈلہوزی ان سب کے چہروں پر نمایاں نظر آنے لگی ہے تو انہیں جانے کی اجازت دی ان سب کے قیام کے دوران میں نے حضرت صاحب کے چہرہ مبارک پر ایک خاص مسرت اور شگفتگی دیکھی۔ آپ اپنے مہمانوں کی خاطر داری صرف اپنے ملازموں پر نہ چھوڑتے بلکہ اکثر اوقات کئی دفعہ کھانے کا ڈونگہ یا پھلوں کی ڈش آپ خود اٹھا کر ہمارے پاس لے آتے اور فرماتے یہ بھی کھائیں پھر جب تینوں اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ مجلس ہوتی تو بہت شگفتہ مذاق اور گہری پھول دار چوٹیں ایک دوسرے پر کی جاتیں۔ کیسا وقت تھا جو گزر گیا اور پھر ہاتھ نہ آیا اور کیسے بابرکت اور اللہ والے بزرگ تھے جو اس دنیا سے سدھار گئے اب روح کو تسکین اور مضطرب دلوں کو ڈھارس دینے کے لئے ان کی سہانی یادیں ان کی پیاری باتیں اور ان کی دلآویز مسکراہٹیں ہی باقی ہیں جو ان یادوں کو مشفق و مہربان ماں کی طرح لوریاں دے کر سلا دیتی ہیں۔

ان سب کے چلے جانے کے بعد میں آپ کے ساتھ ہی رہا اور اس وقت واپس آیا۔ جب آپ بمعہ بیگم صاحبہ و بچگان ڈلہوزی سے واپس تشریف لائے ڈلہوزی میں قیام کے دوران میں نے اپنے ساتھ آپ کا اور بیگم صاحبہ کا سلوک بہت مشفقانہ دیکھا میرے لئے وہی کھانا بھجوایا جاتا جو آپ خود کھاتے بلکہ حضرت بیگم صاحبہ کے حکم پر دونوں وقت دودھ کی ایک پیالی اور کچھ پھل بھجوائے جاتے تاکہ اچھی غذا اور دودھ سے میری صحت اچھی ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت صاحب اور حضرت بیگم صاحبہ کی اپنے خادم پر خاص شفقت اور توجہ سے ڈلہوزی میں قیام کے دوران میری صحت کافی اچھی ہو گئی تھی۔

حضرت صاحب کی یہ شفقت محض للہ فی اللہ اور آپ کے خیال میں ایک ذہین لائق اور شریف طالب علم کی دلداری کے لئے تھی۔ آپ کا خیال تھا کہ یہ طالب علم تھوڑی سی توجہ کے ساتھ بہت کچھ بن سکتا ہے چنانچہ آپ نے اسی نظریہ سے مجھے نوازا۔ اور میرے ساتھ محبت اور شفقت کا وہی سلوک کیا جو ایک عظیم استاد اپنے لائق شاگرد سے یا ایک باپ اپنی اولاد سے کر سکتا ہے حقیقت بھی یہی ہے کہ حضرت صاحب کی سرپرستی اور شفقت نے مجھے باپ کی یاد بھلا دی اور میری آئندہ زندگی میں کامیابی کی وہ راہیں کھول دیں جنہیں کھولنا ان کی سرپرستی کے بغیر میرے لئے مشکل تھا میں تو ایک غریب بے سہارا اور بے وسیلہ طالب علم تھا۔ آپ کی شفقت اور سرپرستی ہی تھی جس نے مجھے سہارا دیا اندھیرے میں روشنی عطا کی اور جو اب تک میرے لئے مشعل راہ کا کام دے رہی ہے۔

ڈلہوزی میں قیام کے دوران بہت قریب سے میں نے حضرت امام جماعت الثالث اور حضرت بیگم صاحبہ کے اوصاف حمیدہ و اخلاق عالیہ ملاحظہ کئے ان کی تفصیل یقیناً ایک کتاب پر محیط ہوگی جس کی خالد کے لئے اس مضمون میں گنجائش نہیں میں ذیل میں اس کا مختصراً ذکر کروں گا۔

میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ میں مولوی فاضل کا امتحان دینے کے بعد ڈلہوزی آیا تھا نتیجہ کا انتظار تھا۔ ایک روز میں اور مولوی غلام باری صاحب سیف سیر کرنے کے بعد سرکلر روڈ پر واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب بھاگم بھاگ آتے ملے ہمیں دیکھا تو زور سے مجھے مبارکباد دی اور کہا کہ آپ کو مبارک ہو مولوی فاضل کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ آپ پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے ہیں۔ یہ سنتے ہی میں نے وہیں سجدہ شکر ادا کیا کوٹھی پر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ہماری انتظار میں تھے بہت مسرور تھے مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے میاں خورشید (یہ میاں کا لقب مجھے ڈلہوزی آکر ملا تھا) مبارک ہو آپ پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے ہیں میرا پہلے ہی خیال تھا کہ آپ اس دفعہ یونیورسٹی میں Top پوزیشن حاصل کریں گے۔ میرے ساتھیوں نے کہا کہ اب ان پر مٹھائی واجب ہو گئی ہے اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کی مٹھائی میں کھلاؤں گا چنانچہ حضرت صاحب نے ایک دو روز بعد میری اعلیٰ کامیابی کی خوشی میں اپنی کوٹھی میں شاندار دعوت دی جس میں حضرت امام جماعت الثانی حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور جملہ احمدی احباب جو اس وقت ڈلہوزی تشریف لائے ہوئے تھے بلائے اس موقع پر مجلس برخاست ہونے کے بعد حضرت امام جماعت الثالث کچھ وقت حضرت امام جماعت الثانی کے پاس ہی رہے اس وقت حضرت امام الثانی نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے فرمایا کہ خورشید کو اور ان کے ساتھیوں کو جنہوں نے مولوی فاضل میں اچھی پوزیشن لی ہے کہا جائے کہ وہ زندگی وقف کریں میرے کلاس فیلو ملک مبارک احمد صاحب نے تیسری پوزیشن اور مولوی محمد عثمان صاحب نے چوتھی حاصل کی تھی چنانچہ حضرت امام جماعت الثالث نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو حضرت امام جماعت الثانی کا یہ پیغام پہنچا دیا۔ جس پر ہم نے اپنی زندگی وقف کر دی۔

ڈلہوزی میں قیام کے دوران میری ڈیوٹی حضرت صاحب کے تینوں بچوں کو پڑھانا اور سیر کرانا تھی۔ چنانچہ باقاعدہ یہ ڈیوٹی ادا کرتا رہا اس کے علاوہ حضرت صاحب کی خواہش تھی کہ میں بدایتہ المجتہد کا اردو ترجمہ کروں آپ نے فرمایا کہ اس کے متعلق جو سہولت تمہیں درکار ہوں مجھے بتاؤ لیکن افسوس ہے کہ مجھے اس علمی شغف کی طرف بہت کم فرصت ملتی تھی جسے میں پورا نہ کر سکا صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب تو اس وقت پانچ چھ سال کی عمر میں تھے۔ اس لئے سیر کے وقت وہ سارا راستہ پیدل آتے جاتے لیکن دونوں صاحبزادیوں امۃ الشکور صاحبہ اور امۃ الحلیم صاحبہ ابھی چھوٹی تھی اس لئے میں کبھی انہیں چلاتا اور کبھی گود میں اٹھاتا اور کبھی کندھوں پر بٹھا لیتا اس لئے مجھے فخر ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کی پڑپوتیوں حضرت امام ثانی کی پوتیوں اور حضرت امام جماعت الثالث کی بیٹیوں کو میں نے اپنی گود اور کندھوں پر سیر کرائی ہے اس طرح میں نے وہ برکت حاصل کی ہے۔ جو اس خاندان کے ساتھ اخلاص اور عقیدت کے ساتھ

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

چاہئے کہ توبہ استغفار منتر جنتر کی طرح نہ پڑھے بلکہ ان کے مفہوم اور معانی کو مدنظر رکھ کر تڑپ اور سچی پیاس سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

حمیدہ بشیر احمد

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی یاد میں

پیارے بھائی جان

ہم سب کے بہت ہی پیارے بھائی جان کے جدا ہونے پر ہم سب اپنے خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ ہم رشک کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر عزت اور محبت سب کے دلوں میں پیدا کر دی۔ حقیقت میں وہ اس کے حقدار بھی تھے۔

حضرت صاحب کی خصوصی محبت اور شفقت عزت افزائی احمدیہ ٹیلی ویژن پر سب نے دیکھی۔ یہ ہم سب کے لئے ایک انمٹ یاد ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے پیارے محسن آقا کے لئے دعا ہی ہے۔ احباب کرام لندن دیگر ممالک پاکستان اور ربوہ کے ہم سب دل سے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ سب احباب کرام نے اتنی عزت دی۔

اخبارات میں جو کچھ آیا اور آ رہا ہے گا۔ ان کے حالات' ڈگریاں' اعزاز میں تو ان میں سے کچھ بھی نہیں لکھ سکتی۔ میرے اپنے دلی جذبات اور کچھ یادیں ہیں جو میں اپنے دل کی ترجمانی کر رہی ہوں۔

بھائی جان انمول ہیرا تھے۔ ہمارے لئے جماعت کے لئے قوم کے لئے۔ ہم لوگ ربوہ گئے۔ انہیں ان کے والدین کے پاس ہی سپرد خاک کیا۔ جس چیز کی تمنا انہیں ہمیشہ رہی تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔ کسی شاعر کا یہ شعر میری زبان پر آجاتا ہے۔

موت نے چھینا ہے ہم سے جسم خاکی بالیقین
چھین لے وہ ہم سے تیری یاد یہ ممکن نہیں

ان کی یادیں ہمیشہ دلوں میں رہیں گی۔ میرا بچپن ان کے ساتھ گزرا۔ گو کہ وہ مجھ سے بہت زیادہ بڑے نہیں تھے۔ لیکن مجھے تو یاد ہے کہ شروع سے ہی والدین نے ہم سب بہن بھائیوں کے دلوں میں بھائی جان کے لئے محبت اور عزت کا ایک مقام پیدا کر دیا تھا۔ ہم ان کے ایک اشارہ پر ہی ان کا ہر کام کر دیا کرتے تھے۔ بلکہ فخر کرتے تھے۔ کہ ہم اپنے بھائی کا کام کر رہے ہیں۔ اس وقت تک تو ہمیں ان کی شخصیت کا کوئی علم نہیں ہوتا تھا۔ کہ ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ والدین کا ہر حکم وہ خود مانتے تھے۔ یہی ہمارے لئے مشعل راہ تھا۔ فطرتاً سادگی پسند' کوئی نخرہ نہیں' کوئی اکڑفوں نہیں۔ سیدھے سادے طالب علم' ہر بات میں سادگی' البتہ کھانے میں جو پسند ہوتا تھا وہ کھاتے تھے۔ محترمہ والدہ صاحبہ کو بھی "اپنے سلام" کی پسند کا ہمیشہ احساس رہتا تھا۔ گو کہ وہ اظہار نہیں کرتی تھیں۔ لیکن ہمیں معلوم ہوتا تھا۔ کہ بھائی جان کی پسند میں ماں کی محبت ظاہر ہے۔ بلکہ ہم خود اس بات میں حصہ دار ہوتے تھے۔ کہ کھانے میں بھائی جان کی پسند کو ہی اولین درجہ دیں۔ شاید کہ وہ کسی بات میں اصرار نہیں کرتے تھے۔ یا وہ اباجان کے بہت زیادہ تابعدار اور لاڈلے ہوتے تھے۔ ہم سب اس بات پر خوش ہوتے تھے۔ میرے والدین بہت ہی دعاگو وجود تھے۔ بھائی جان کے ساتھ اباجی کا سلوک ایک عاشقانہ رنگ رکھتا تھا۔ لاہور لندن یا کسی اور جگہ سے تعلیم کے دوران جب بھی بھائی جان کا خط آتا تھا۔ تو ہمیشہ اللہ کا نام لے کر کھولتے اور ہر لفظ پر سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہتے جاتے تھے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس میں ان کی طرف سے تعلیمی ترقی کی باتیں ہوتی ہوں گی۔ جس کا شکر باپ ادا کر رہے ہوتے تھے۔ وہ خط ہم سب کو پڑھنے کے لئے دیا جاتا۔ ایئر لیٹر کا ایک حصہ اباجی خود لکھتے۔ چند سطریں ہم سب بہن اور بھائی انہیں ضرور لکھتے۔ جس میں ان کے لئے دعائیں اور اپنا اپنا حال ہوتا تھا۔ وہ بھی باقاعدہ ہم سب کو جواب لکھتے۔ اس وقت میرے سامنے ان کا ایک پرانا خط موجود ہے۔

ان کی اس نیک عادت کا ذکر نہ کروں تو ناشکری ہوگی ہر سال والدین کی وفات کی تاریخ پر ہم سب جہاں بھی ہوتے تھے وہ خط ہر ایک کو خود لکھا کرتے تھے۔ یہ خط 85-9-24 کا لکھا ہوا ہے۔ خط کی نقل ان کے اپنے لفظوں میں انہوں نے لکھا "ہماری والدہ صاحبہ کو ہم سے جدا ہوئے 8 سال کا عرصہ ہونے والا ہے۔ حضرت اباجان کو بھی 16 سال گزر گئے ہیں۔ ان کی شفقت اور محبت ہمارے دلوں میں تازہ رہے گی۔ اے خدا تو ان پر اپنے فضلوں کی بارش کر۔ اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ ہمارے لئے دعاؤں کا ذخیرہ چھوڑ گئے ہیں۔ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے اور ہم اس کے اہل ہوں"

جب وہ بیمار ہوئے اور خود خط نہ لکھتے تھے تو ہر سال اسی طرح کا خط محترمہ بھابی جان یا عزیزم عبدالرشید سے لکھوایا کرتے تھے۔ بیماری کے شروع میں ان کے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا کام نہیں کرتا تھا۔ گرفت نہ تھی۔ یہاں آئے تو میں نے کہا۔ بھائی جان ایسے کرتے ہیں۔ کہ ہم دونوں ڈاکٹر صاحب کے پاس جاتے ہیں۔ آپ میرا انگوٹھا اپنے ہاتھ پر لگوا لیں۔ اور اپنا انگوٹھا میرے ہاتھ پر۔ آپ نے تو لکھنا ہوتا ہے۔ بہت ہی حیرت اور محبت سے آنکھیں اٹھا کر مجھے دیکھا اور مسکرا کر بولے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ تم میرے لئے دعا کر دیا کرو۔ کبھی اپنی کسی تکلیف کا اظہار از خود نہیں کیا تھا۔

ان کی سادگی کا عالم تو یہ تھا۔ جب بھی اپنے وطن جھنگ تشریف لے جاتے تو اپنے ہر ملنے والے (ہمارے وطن کے لوگ محنتی اور سادہ سے لوگ ہیں) کو گلے لگا کر ملتے بغیر اس خیال کے جو مل رہا ہے اس کے کپڑے پسینہ اور مٹی سے شرابور ہیں اور گلے لگا کر ملنے سے ان کے اپنے کپڑے ملنے والوں کے مٹی والے کپڑوں کے نقش و نگار اپنے اوپر لے لیں گے۔ مل رہے ہیں ساتھ ہی محبت سے پوچھ رہے ہیں "خیر ہے خیر ہے" یہ ان کا مخصوص فقرہ ہوتا تھا۔ ملنے والا آدمی ان کے خیال میں مستحق ہے تو جیب سے کچھ رقم نکال کر خاموشی سے اس کی مٹھی میں دے رہے ہیں۔ "اس کے منہ سے سلام سدا جیویں۔ سلام سدا خوش رہویں" کی آواز سے علم ہوتا تھا۔ کہ اسے کچھ دیا ہے۔ نیکی کر کے جتانا تو ان کا شیوہ ہی نہ تھا۔ جہاں تک میرے علم میں ہے۔ ان کے بچپن کے اساتذہ کرام کو ان کی طرف سے معقول رقم خاموشی سے ملتی رہتی تھی۔ یہ ان کی فطرت کا خاصہ تھا۔ والدین اور جملہ وفات یافتگان افراد خاندان کی طرف سے چندہ بھی وہ باقاعدہ ادا کرتے تھے لیکن خاموشی سے۔ جب بھی کراچی آنا ہوتا تھا۔ ان کے میزبان اور کئی احباب ان کے استقبال کے لئے ایئرپورٹ پر موجود ہوتے تھے۔ تو ان کے پروگرام میں شامل ہوتا تھا کہ پہلے میرے ہاں تشریف لانی ہے سب کو بتا دیتے تھے کہ اس وقت کا کھانا میری بہن کے ہاں ہے۔ اس کے بعد اگلا پروگرام۔

میں نے بھی ان کی پسند کا کھانا تیار کیا ہوتا تھا۔ فرائی مچھلی بہت پسند تھی۔ سب کچھ چھوڑ کر مچھلی ہی کھا لیتے۔ اباجی کی ایک پلیٹ میرے پاس تھی۔ اس میں میں نے انار کے دانہ نکال کر ان کے آگے رکھے اور بتایا کہ یہ اباجی کی پلیٹ ہے۔ پہلے درود شریف پڑھا۔ پھر دانے اٹھا کر کھائے۔ ہر نئی چیز کھانے سے پہلے درود شریف ضرور پڑھتے تھے۔

کھانا کھانے کے دوران سب کا حال پوچھتے رہتے۔ وقت محدود ہوتا تھا۔ ایک دن مجھے کہا کہ تم سب بہن بھائیوں کے بچوں کے نام مجھے لکھ کر دو۔ تاکہ میں سب کے لئے نام بنام دعا کیا کروں۔ اباجی اور اماں جی کی وفات کے بعد ہم سب کی ذمہ داری کو انہوں نے آخری وقت تک پورا کیا۔ میں کیا کیا لکھوں؟ وہ شخص تو سراپا مجسمہ محبت و خلوص تھا۔ خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ' بندوں سے اپنے پیارے خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق نیک سلوک کرنا۔ کبھی کسی سے رنجش نہیں۔ کسی کا گلہ نہیں۔ مسکراتے ہوئے بات کرنا۔ ہر ایک کا دکھ بانٹنا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں اعلیٰ مقام بخشے۔ لکھنے کی باتیں تو بہت ہیں۔ ان کی زندگی تو صحیح طور پر اباجی کو کشف میں بتائے ہوئے نام عبدالسلام سلامتی کا بندہ کی مصداق تھی۔ رہتی دنیا تک ان کے نیک کام اور محبت ہر دل میں رہے گی۔

اللہ تعالیٰ ان کی بیویوں بچوں اور جملہ لواحقین کو صبر عطا کرے اور خود حافظ و ناصر ہو۔

اس وقت تو میرے ذہن میں اسی طرح کی باتیں آئی ہیں اللہ نے چاہا تو جلدی ان کی یاد میں کچھ لکھوں گی۔ میرا مضمون ابھی تشنہ تکمیل ہے۔ ہر بات ان کے بچپن کے زمانہ کی سامنے آتی ہے۔ جمعہ کے دن صبح ہی اپنے وطن جھنگ کی بیت الذکر میں جا کے بیت الذکر کی صفائی کرنا۔ صفیں درست کرنا۔ دریوں کی مٹی جھاڑنی اور سارے کام کرنے کے بعد گھر آ کے عبادت کے لئے جانے کی تیاری کرتے اور سب سے پہلے بیت الذکر میں موجود ہو کے اعلان توحید کہنا ان کا پسندیدہ کام تھا۔ ان کا ہر کام خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا حامل ہوا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش تھا تو اس کے لاتعداد انعاموں کے وارث بنے۔ امام جماعت سے وابستگی والدین اور بزرگوں کی دعائیں تو ان کا سرمایہ تھا۔

OOO

رپورٹ علمی مقابلہ جات آل ربوہ واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے سال 1996ء کے لئے واقفین نو کے کل علمی مقابلہ جات 25- دسمبر 1996ء کو بیت النصرت میں منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نائب صدر عمومی نے فرمائی۔ پہلے اجلاس میں 3 مقابلہ جات کروائے گئے۔ جن میں تلاوت نظم اور کوئز شامل تھے ان میں 16 بچوں اور 11 بچیوں نے حصہ لیا۔

تلاوت کے نتائج یہ رہے

اول عزیزم توصیف احمد علوم بلاک
دوئم عزیزم سعود احمد آصف صدر بلاک
اور سوئم عزیزہ ذکیہ جاوید۔ یمن بلاک۔

اس کے بعد دارالرحمت شرقی کی دو بچیوں نے ایک خوبصورت نظم پیش کی نظم کے مقابلہ جات میں مندرجہ بالا حضرات نے ہی نظم کے جج کے طور پر فرائض انجام دیئے۔ اور اس کا نتیجہ یہ رہا۔

عزیز رضی اللہ باجوہ اول نصر بلاک
عزیزہ سحر صدیق دوئم ناصر بلاک
عزیز نعیم اللہ اور آفتاب الدین سوئم۔
یمن بلاک اور رحمت بلاک۔

نظم کے مقابلہ جات کے بعد کوئز کا مقابلہ کروایا گیا۔ کمپئر کے فرائض مکرم عبدالحلیم احمد صاحب نے انجام دیئے۔ نتائج یہ رہے۔

عزیزہ ربیعہ منصور اول صدر بلاک (ب)
عزیزہ نائلہ نگار دوئم یمن بلاک
عزیزہ سلمیٰ بتول سوئم علوم بلاک

حیرت انگیز طور پر کوئی بھی لڑکا بچیوں کا مقابلہ نہ کر سکا۔

اس کے بعد 30 منٹ کا وقفہ کیا گیا جس میں بچوں میں بسکٹ اور پیٹیز تقسیم کی گئیں۔ وقفہ کے دوران بہاولنگر کے 13 بچے اور چند خواتین مع سیکرٹری صاحب وقف نو پروگرام میں شریک ہوئے۔

پونے بارہ بجے پروگرام کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ مہمان خصوصی مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تھے اس میں تقریری مقابلہ ہوا جج حضرات مکرم پروفیسر عبدالماجد صاحب۔ مکرم منیر احمد منیب صاحب اور مکرم یوسف سہیل شوق صاحب تھے۔ اس مقابلہ کا نتیجہ یہ رہا۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محمود احمد طاہر

محترمہ زینب بیگم صاحبہ

ہماری والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ محترم ماسٹر بشیر احمد صاحب آف نانوڈوگر مورخہ 96-12-8 بروز اتوار ساڑھے تین بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئیں۔ آپ کی عمر تقریباً 75 سال تھی۔ آپ خدا کے فضل سے پیدائشی احمدی تھیں اور ایک احمدی گھرانے میں پیدا ہونے پر فخر محسوس کرتی تھیں۔

عبادات کی نہایت پابند تھیں اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتی تھیں۔ مرکز سلسلہ سے گہرا جذباتی لگاؤ تھا۔ اسی کی بدولت ہم آج ربوہ میں مقیم ہیں۔ مرکز سے آنے والے مہمانان کرام کی بہت عزت کرتیں اور ان کی ضیافت میں خوشی محسوس کرتیں۔ مرکز سے آنے والے علماء کرام کی تقاریر اور خطبات خود بھی بڑے شوق سے سنتیں اور دوسرے لوگوں کو بھی سننے کی تلقین کرتیں میں نے بچپن سے لے کر ان کی وفات تک صحت کی حالت میں کبھی بھی عبادت قضا کر کے پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ باقی عبادات کی طرح آخر شب کی عبادت بھی باقاعدگی سے بڑی گریہ وزاری سے ادا کرتیں اور اکثر بہت لمبی عبادات ادا کرتیں۔

ہمارے والد صاحب سکول ٹیچر تھے اور آمد محدود تھی اس کے باوجود کبھی کسی قسم کا شکوہ یا ملال نہ تھا۔ گھر کا بجٹ اس طرح خوش اسلوبی سے بناتیں کہ گھر کا گزارہ اچھی طرح ہو جاتا اور تنگ دستی کا احساس نہ ہوتا اور ہماری تربیت اس رنگ میں کی کہ ہمیں کبھی کسی چیز کے متعلق محرومی کا احساس پیدا نہ ہوا۔

لجنہ کے تعلیمی و تربیتی پروگراموں میں بھرپور حصہ لیتیں اور ہفتہ وار اجلاس میں بڑی باقاعدگی سے شمولیت کرتیں اور بچوں کو بھی ذیلی تنظیموں کے پروگراموں میں حصہ لینے کی تلقین کرتیں اور کسی دینی یا جماعتی کام میں حصہ لینے پر بہت خوشی کا اظہار کرتیں۔ والدہ صاحبہ حسب توفیق مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ 1953ء میں والدہ صاحبہ نے وصیت کر لی اور وصیت کا حساب ہمیشہ صاف رکھا جب بھی کہیں سے کسی طرح کی کوئی آمدنی ہوتی تو سب سے پہلے خود سیکرٹری صاحب مال کے پاس جا کر حصہ آمد ادا کرتیں اور باقاعدہ پاس بک میں اس کا اندراج کرواتیں یہی وجہ ہے کہ وفات کے بعد جب دفتر وصیت سے حساب کیا گیا تو خدا کے فضل سے فاضل چندہ ادا شدہ پایا گیا۔

والدہ صاحبہ بہت ملنسار تھیں اور گلی محلّہ کے احباب کی خبرگیری رکھتی تھیں۔ خوشی غمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ پڑوسیوں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ محلّہ کے اردگرد کے گھروں میں ایک مقام رکھتی تھیں۔ ایک دفعہ ہمارے ایک ہمسائے جن کے اور کوئی رشتہ دار ربوہ میں نہ تھے ان کی ایک عورت بیمار ہو گئی تو ان کا بہت خیال رکھا جس کا اب تک وہ ذکر کرتے ہیں اور ممنون ہیں۔ اس طرح ایک ہمسائے کے گھر کے حالات اچھے نہ تھے میاں بیمار ہو کر نوکری چھوڑ آئے ان کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے ان کے ساتھ انتہائی ہمدردی کا سلوک کیا اور ہر طرح ان کا خیال رکھا اب جبکہ ان کے حالات بہت اچھے ہیں انہوں نے وفات کے بعد بہت دکھ کا اظہار کیا جیسے ان کی اپنی والدہ وفات پا گئی ہیں۔ راستہ پر آتے جاتے ہوئے کبھی کوئی دکھی عورت مل جاتی تو اسے اپنے ساتھ گھر لاتیں اور ہر ممکن مدد کرتیں۔

والدہ صاحبہ کو بچوں کو تعلیم دلوانے کا انتہائی شوق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ابا جان کو مشورہ دیا کہ آپ کسی ایسی جگہ تبدیلی کروائیں جہاں سے بچوں کو تعلیم دلوائی جا سکے جس پر ہمارے ابا جان نے بھینی شرقپور تبدیلی کروالی۔ ہمارے سب سے چھوٹے بھائی عزیزم شفیق الرحمان اطہر کو میٹرک کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ دلوایا۔ اور اس کی تعلیم مکمل ہونے پر بڑے فخر سے اس بات کا اظہار کرتیں کہ میں ایک واقف زندگی کی والدہ ہوں۔ دیگر تمام بہن بھائیوں کو بھی تنگی کے باوجود بنیادی تعلیم دلوائی اور تعلیمی عرصہ کے دوران ہر طرح کی تعلیمی ضروریات کا بہت خیال رکھا اور مالی کمزوری کے باوجود کبھی کسی کمی کا احساس نہ ہونے دیا۔ والدہ صاحبہ کے شوق اور دلچسپی کے نتیجہ میں ہی آج سب بچے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے ہیں۔

ہمارے والد صاحب 1973ء میں ،بقضاء الٰہی وفات پا گئے ان کی وفات کے بعد ہمارے مالی حالات بہت ناگفتہ بہ ہو گئے نہایت تنگدستی کے باوجود والدہ صاحبہ نے کبھی کسی پریشانی کا اظہار نہ کیا اور نہ اولاد کو کسی قسم کی تعلیمی یا گھریلو ضرورت سے محروم رکھا۔ بہت ہی صبر و سکون اور حوصلہ سے وقت پاس کیا اور ہمیں آپ کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔

درگزر اور عفو کی تعلیم ہمیں بھی دیتیں اور خود بھی اس پر عمل کرتیں اس وجہ سے بعض اوقات تکلیف اور پریشانی بھی اٹھانا پڑی تو برداشت کرتیں۔ صاف گو' منصف مزاج اور سچی خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ صاحبہ کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقامات میں جگہ دے اور ہمیں ان کے نیک پہلوؤں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اس وقت تم بیعت کرتے ہو یہ بیعت توبہ ہے۔

اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کرے گا اس کے گناہ بخش دوں گا۔ گناہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے۔ اور ان احکام کے برخلاف کرے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ اور ان باتوں کو کرے جن کے کرنے سے منع فرمایا ہے۔

یادرفتگان

محمد منظور احمد خان ایاز لاہور

ملک محمد یونس خان ناصر

جس عظیم شخصیت کے لئے قلم اٹھایا ہے وہ جماعت کے دیرینہ خادم اور آئمہ کرام کے فدائی۔ یہ خاکسار کی وفات یافتہ اہلیہ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ اس لئے ان سے سالہا سال کے مخلصانہ تعلقات تھے۔ ملازمت کے دوران ملتان جب وہ انسپکٹر پولیس تھے۔ ان سے کافی عرصہ قرابت اور رفاقت رہی۔ جماعت کے کاموں میں سرگرم رکن تھے۔ باوجود پولیس آفیسر ہونے کے ان کے اخلاق فقید المثال تھے۔ بحیثیت قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور جنرل سیکرٹری ان کا تعاون صف اول کے مجاہدین کی طرح حاصل رہا۔ اطاعت امیر کے سلسلہ میں ہمیشہ مثالی کردار مشاہدہ میں آیا۔ مرکزی مربیان اور علماء کرام کا احترام قابل تقلید تھا۔

ایک عرصہ ملتان میں رفاقت کے بعد وہ مختلف مقامات پر تعینات رہے۔ اپنی حسن کارکردگی اور فرض شناسی کی بنا پر نامساعد حالات میں سپرنٹنڈنٹ پولیس کے عہدہ تک ترقی پائی اور ریٹائرمنٹ کے بعد اسلام آباد میں رہائش پذیر رہے اور جماعت کے اہم عہدوں پر فائز رہے اور ان کی بے لوث خدمات آج تک احباب کے ورد زباں ہیں۔

1992ء میں خاکسار پر جب فالج کا شدید حملہ ہوا۔ ان دنوں میں آپ کینسر کے موذی مرض میں مبتلا تھے۔ اپنی شدت بیماری کے باوجود اکثر و بیشتر خاکسار کی عیادت کے لئے رہائش گاہ پر آتے رہے۔ اس طرز عمل سے ہمارے تعلقات اتنے مستحکم ہوئے صحت یاب ہونے پر قریباً ہر روز ان سے ملاقات کا شرف رہا مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ کبھی بھی بغیر تواضع کے واپس نہ جانے دیا۔ مرکز سے آمدہ علماء کرام اور دیگر اراکین ہمیشہ ان کے ہاں مدعو ہوتے اور یہ سلسلہ تادم زیست جاری رہا۔ یہ اس شخصیت کا کردار ہے جو ایک پولیس کا اعلیٰ آفیسر ہونے کے ہر ایک سے بلا امتیاز ایک عاجز بندہ کی طرح ملتی تکبر اور غرور کو کبھی نزدیک تک نہ آنے دیا۔

دعاؤں پر حق الیقین رہا۔ اور امام جماعت سے اس سلسلہ میں ہمیشہ بالالتزام رابطہ قائم رہا جوابا امام کے دعائیہ خطوط ان کا سرمایہ حیات تھے۔ کینسر جیسی مہلک بیماری سے افاقہ کو دعاؤں کا معجزہ سمجھتے تھے بیماری کی وجہ سے صاحب فراش ہونے کی وجہ سے ہمہ وقت احمدیہ ٹی وی کے پروگراموں سمعی و بصری میں مصروف پائے جاتے تھے جب بھی بیماری میں قدرے افاقہ ہوتا تو مرکز عبادت میں باقاعدگی سے شامل ہونا ان کا معمول بن چکا تھا۔ خاکسار کو ہمیشہ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ نوجوانوں کو مرکز عبادت میں شمولیت کے لئے پابند کیا جائے باوجود بیماری کے خاکسار کی معیت میں اس اہم فرض کو انجام دینے میں ممد رہے۔ ان کا لائحہ عمل یہ قابل تحسین ہے کہ وہ خاندان جو اس سلسلہ میں غفلت سے کام لیتے تھے ان کے گھروں میں مرکز عبادت قائم کر کے ان کو باقاعدہ کر دیا۔ خدا ان کی اس نیکی کو شرف قبولیت بخشے اور اجر عظیم سے نواز کر درجات بلند فرمائے۔

ہمیشہ مستحق اور دعا گو احباب کی تلاش میں رہتے ان کی عزت نفس پر کبھی حرف نہ آنے دیا اور ان کی مالی اور دیگر ضروریات کو ہمیشہ فراخدلی سے پورا کیا۔ اس نیک بات کی پیروی میں دائیں ہاتھ کے عمل کا بائیں ہاتھ کو علم نہ ہو۔

وفات سے چند روز قبل خاکسار کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ہماری محبت کا یہ عالم تھا کہ باوجود ڈاکٹروں کی ہدایات کے کسی سے بات چیت نہ کریں۔ لیکن میری دستک پر ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ آخری ملاقات مورخہ 96-11-20 کو ہوئی۔

بعض نامساعد حالات کے پیش نظر خاکسار کو اسلام آباد سے لاہور منتقل ہونا تھا جب الوداعی ملاقات پر رہائش گاہ پر معلوم ہوا کہ ہسپتال داخل ہیں ان کے معدہ کا اپریشن کامیاب ہو چکا ہے۔ 22 نومبر کو خاکسار بغیر ملاقات لاہور واپس آگیا۔ موصوف سے یہ میری آخری ملاقات تھی اس اثناء میں مجھے ان سے رابطہ کا کوئی جواب نہ ملا۔ اضطرابی کیفیت میں تھا کہ عزیز ضیاء پاشا نے ان کی وفات کی حسرت ناک خبر دی کہ یہ نافع الناس اور مخلص خادم دین 23 نومبر 1996ء رات ساڑھے نو بجے وفات پا چکے ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ موصی تھے ان کا جنازہ نامور سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ ربوہ میں پڑھا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ موصوف کی طویل بیماری کے دوران ان کے صاحبزادے مکرم میجر (ر) محمد یوسف صاحب اور رفیقہ حیات اور پوتوں عزیزان ضیاء پاشا اور اعجاز احمد نے جس جانفشانی سے خدمات انجام دیں۔ خدا تعالیٰ ان کو جزا عظیم دے اور اس وفات پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کے درجات ہمیشہ بلند فرماتا رہے۔ اور ان کی دعاؤں کا ان کو وارث بنائے۔

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم پاک نہیں ہو سکتے جب تک کہ میں کسی کو پاک نہ کروں۔ تم اندھے ہو مگر جسے میں آنکھیں دوں۔ تم مردے ہو مگر جسے میں زندگی عطا کروں۔ پس انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی سچی تڑپ اور سچی خواہش پیدا کرے۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت کی پیاس دل میں پیدا کرے۔ تاکہ پھر خدا تعالیٰ کا فیضان بھی اس کی نصرت کرے اور اسے قدرت نمائی سے اٹھائے۔ خدا تعالیٰ کی تلاش میں اور اس کی مرضی کے ڈھونڈنے میں فنا ہو جاوے۔ تا خدا پھر اسے زندہ کرے اور شربت وصل پلاوے اور اگر انسان جلدی کرے گا اور خدا تعالیٰ کی چنداں پرواہ نہ کرے گا یا معمولی طور سے لاپرواہی کرے گا تو پھر یاد رکھو خدا بھی غنی عن العالمین ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممالکتی حالات - واقعات - شخصیات

مشرق وسطی میں قیام امن کی نئی پیش رفت

امریکہ کے خصوصی ایلچی ڈینس راس تو کئی دن کی کوششوں کے بعد ناکام ہو کر وطن واپس چلے گئے۔ ان کی واپسی کے فوراً بعد اردن کے شاہ حسین نے اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب کا دورہ کیا اور اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو سے ملاقات کرکے مشرق وسطی کے امن کے بارے میں نئی پیش رفت کی ہے۔ اس سے اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان ایک بار پھر وہ مذاکرات شروع ہو گئے ہیں جو پچھلے کئی مہینوں سے ناکامی سے دوچار ہوتے آرہے ہیں۔

اردن کے شاہ حسین نے اسرائیل کے وزیر اعظم سے ملاقات کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مشرق وسطی میں قیام امن کا ایک نیا موقع پیدا ہوا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے بھی تسلیم کیا کہ اب سمجھوتے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

ایک اطلاع کے مطابق شاہ حسین نے غرب اردن کے شہر الخلیل سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کے بعد دریائے اردن کے مغربی کنارے کے دیہی علاقوں سے بھی اسرائیلی فوج کی واپسی کے بارے میں تعطل دور کرنے کے لئے مصالحتی فارمولا پیش کیا ہے۔

امریکی نمائندے کی ناکامی کے بعد شاہ حسین کی یہ کامیابی حیرت انگیز ہے۔ سوال کیا جارہا ہے کہ شاہ حسین کے پاس کون سی ایسی تجویز تھی جو اب تک پیش نہیں ہو سکی تھی اور پھر یہ کہ وہ تجویز ایسی تھی جس کو اسرائیل کے وزیر اعظم نے فوری طور پر قبول بھی کر لیا۔

اسرائیل کے وزیر اعظم کی امن مذاکرات پر آمادگی یا کسی امن سمجھوتے پر آنے کے بارے میں سر دست زیادہ توقعات رکھ لینا بھی درست نہیں ہو گا۔ اسرائیل کے وزیر اعظم اور اسرائیلی حکومت پہلے بھی ایسے اعلانات کر چکی ہے جن سے رائے عامہ نے خوشی کا اظہار کیا تھا لیکن یہ وعدے کسی کامیابی کی منزل تک نہ پہنچ سکے تھے۔

اگر شاہ حسین کا مجوزہ فارمولا اور اس کے نتیجے میں طے پانے والا معاہدہ فی الواقعی کامیاب رہتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ شاہ حسین کے سیاسی قد کاٹھ اور علاقے میں ان کے اثر رسوخ میں یقیناً اضافہ ہو گا اور دیگر ممالک بھی مصر اور بلکہ شام بھی شاہ حسین کی طرف دیکھنے پر مجبور ہوں گے۔ اس کا یہ مطلب بھی لیا جارہا ہے کہ شاہ حسین کے اسرائیلی قیادت کے ساتھ ایسے روابط ہیں جو اور کسی عرب لیڈر کے نہیں ہیں۔

OOO

افغانستان میں امن بات چیت

اقوام متحدہ کی زیر نگرانی افغان مسئلے کے حل کے لئے افغان متحارب گروپوں کے درمیان مذاکرات کا تیسرا دور اسلام آباد میں شروع ہو گیا ہے۔ افغانستان کے لئے اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے نوبرٹ ہال کی صدارت میں منعقد ہونے والے مذاکرات کے اس تیسرے دور کے پہلے اجلاس میں طالبان کی جانب سے اسلام آباد میں متعین افغانی سفیر مفتی محمد معصوم افغانی' طالبان شوریٰ کے رکن مولوی وکیل احمد متوکل' افغان سفارت خانہ کے سیکنڈ سیکرٹری مولوی عبدالوہاب جبکہ مخالف گروپ کی جانب سے شوریٰ نظار کے اسحاق' جنبش ملی اسلامی افغانستان دوستم کی جانب سے ڈاکٹر طالب شریک ہوئے۔ اجلاس میں اس نکتے پر اتفاق پایا گیا کہ مسئلہ افغانستان کا حل پر امن طریق سے نکالا جائے اور فریقین کے درمیان صلح ہو۔ اجلاس میں قیدیوں کے تبادلہ' جنگ بندی اور وسیع البنیاد حکومت کے قیام پر بھی بات چیت ہوئی۔

مذاکرات کے تیسرے دور کے پہلے مرحلے میں افغانی سفیر معصوم افغانی نے بتایا کہ انہیں امید ہے کہ مذاکرات کے اس دور میں فریقین کے مابین جنگی قیدیوں کے تبادلے اور جنگ بندی پر اتفاق ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ فریق مخالف کا اصرار ہے کابل کو غیر فوجی علاقہ بنا کر وہاں وسیع البنیاد حکومت قائم کی جائے۔ تاہم ہمارا موقف ہے کہ اس قسم کے معاملات ایک ہی نشست میں حل نہیں ہوتے۔ اس کے لئے اس طرح کے مذاکرات کے کئی ادوار ہونے چاہئیں۔ اور معاملات درجہ بدرجہ طے کئے جائیں۔

یاد رہے کہ اس سے قبل بھی اقوام متحدہ کی زیر نگرانی فریقین کے مابین مذاکرات کے دو دور اسلام آباد اور مزار شریف میں منعقد ہو چکے ہیں۔ جس میں فریقین کے متضاد موقف کی وجہ سے کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی۔

افغانستان کے متحارب فریقوں نے اپنا کردار اس قدر ناقابل اعتبار بنا لیا ہے کہ اگر ان کے درمیان کوئی سمجھوتہ بھی طے پا جائے تو کوئی حتمی یقین اس بات کا نہیں ہوتا کہ اس معاہدے پر عمل درآمد بھی ہو جائے گا۔ ماضی کے کئی سالوں میں' جب سے روسی فوج افغانستان سے واپس گئی ہے' افغان تنظیموں کے درمیان کئی بار مذاکرات اور سمجھوتے ہو چکے ہیں لیکن ہر بار ان پر عمل درآمد میں کمی رہی ہے۔ بعض معاہدوں پر تو سرے سے عمل ہی نہیں ہوا اور بعض میں صرف چند ماہ کے بعد خلاف ورزیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسے معاہدوں کو دوست اسلامی ملکوں کی ضمانت اور حمایت بھی حاصل رہی۔ اس مقصد کے لئے کئی ممالک کے نمائندوں کے بیچ بیٹھ کر سمجھوتے بھی طے پائے مگر ہر بار معاہدے کسی نہ کسی فریق کی خلاف ورزیوں کی وجہ سے ناکامی سے دوچار ہوتے رہے اور عملاً افغانستان میں کئی گروپوں کی حکومت قائم رہی۔ چند صوبوں پر ایک گروپ اور چند دوسرے صوبوں پر ایک اور گروپ قابض ہے۔ تاہم آجکل طالبان کا اقتدار زیادہ صوبوں پر ہے۔ لیکن طالبان کے خلاف ان کے حریف جس طرح کارروائیاں کرتے رہتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ طالبان کو بھی ٹک کر بیٹھنے

باقی صفحہ 7 پر

عبدالمالک لاہور

نگری نگری پھرا مسافر

مجھے گزشتہ 18 سال میں کثرت سے ہوائی جہاز' ریل' بحری جہاز کے ذریعہ مختلف ممالک کا سفر کرنے کی توفیق ملی جن ممالک کا سفر کیا ہے ان میں متحدہ عرب امارات' برطانیہ' امریکہ' کینیڈا' ڈنمارک' جرمنی' فرانس' مصر' سپین' مسقط' بلجیئم' ہالینڈ وغیرہ ہیں بعض میں متعدد بار جانے کا موقع ملا ہے اور بعض میں ایک دفعہ یا دو دفعہ ان سفروں میں چند واقعات پیش آئے جو ذیل میں درج ہیں۔

امریکہ میں خاکسار ورجینا ریاست کے شہر سپرنگ فیلڈ میں اپنے دوست کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک روز میرے میزبان دوست نے رات کے کھانے کے بعد مجھے کہا کہ صبح سات بجے آپ نے میرے ساتھ جانا ہے ضروری کام ہے۔ میں نے تفصیل پوچھی تو انہوں نے کہا صبح بتاؤں گا۔ چنانچہ صبح ہی تیار ہو کر موٹر کے ذریعہ واشنگٹن ڈی سی چلے گئے وہاں کار پارک کی اور ایک دوکان پر پہنچ گئے جو کہ باربر کی دوکان تھی۔ انہوں نے اپنے اور اپنے نواسے کے بال بنوائے اور پھر مجھ سے کہا بال بنوا لو' میں نے کہا ضرورت نہیں ہے' فارغ ہو کر واپس گھر آگئے ہیں۔ میں نے کہا کیا کام تھا۔ انہوں نے کہا اتنا ہی کام تھا کیونکہ آجکل سر کے بال کاٹنے کی "سیل" لگی ہے جو عام قیمت سے ساٹھ فیصد کم ہے۔ پاکستانی ہونے کے لحاظ سے میرے لئے یہ عجیب واقعہ تھا کیونکہ یہاں اس کا رواج نہیں مگر امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں بال کاٹنے کی "سیل" لگتی ہے اور لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مصر کے شہر قاہرہ میں جس کو روشنیوں کا شہر کہتے ہیں مجھے جانے کا موقع ملا۔ اہرام مصر' ابوالہول' دریائے نیل' شہنشاہ ایران کی قبر' الازہر یونیورسٹی دیکھنے کے بعد ایک سوال کئی لوگوں سے پوچھا کہ حضرت یوسفؑ اور زلیخا کی قبر کہاں ہے کسی نے جواب نہ دیا۔ آخر کار ایک بوڑھے عمر رسیدہ بزرگ سے پوچھا۔ انہوں نے کہا زلیخا نام کی کسی عورت کی کوئی قبر نہیں ہے البتہ حضرت یوسفؑ کی قبر اس نئے شہر قاہرہ سے چار میل شمال کی طرف جائیں وہاں پرانا شہر تھا وہاں سے اسکندریا کو جو سڑک جاتی ہے اس کے راستہ میں انبیاء کی قبریں ہیں وہاں ہو گی مگر صحیح معلوم نہیں کہ حضرت یوسفؑ کی قبر کون سی ہے۔

فرانس کے شہر پیرس گئے' وہاں سے سپین جانا تھا جس ایئرپورٹ پر اترے وہاں سے چند میل کے فاصلہ پر دوسرا ایئرپورٹ تھا جس سے ہماری پرواز مالاگا سپین کے لئے جانی تھی۔ اب پیرس کے ہوائی اڈا پر تھے۔ بہت سے لوگوں سے باہر جانے کا راستہ انگریزی زبان میں پوچھا کسی نے نہ بتایا۔ بلکہ وہ حدیث پاک بہت یاد آئی جس میں رسول خدا ﷺ نے فرمایا مسافر کو سیدھا راستہ بتانا بھی ثواب ہے۔ مرتے کیا نہ کرتے آخر کار ایک سائن بورڈ جس پر لکھا تھا Sortie اس کے پیچھے پیچھے ہو لئے اور وہ اشارہ ہم کو باہر لے گیا۔ وہاں سے ہم بذریعہ بس دوسرے ایئرپورٹ پر پہنچ کر فلائٹ لینے میں کامیاب ہو گئے۔ اس لئے جس ملک میں جائیں وہاں کی زبان کا علم ہونا ضروری ہے ورنہ بڑی مشکل پڑتی ہے۔ اہل فرانس برطانیہ کی پرانی دشمنی کی وجہ سے انگریزی زبان نہیں بولتے بلکہ انگریزی سے نفرت کرتے ہیں۔

سپین کے شہر مالاگا پہنچے' سخت گرمی تھی۔ پانی ریسٹورنٹ والوں سے عربی زبان میں مانگا ان کو سمجھ نہ آئی' پھر انگریزی زبان میں مانگا' پھر بھی ان کو سمجھ نہ آئی۔ آخر کار اشارہ سے سمجھایا جس پر وہ شراب۔ لے آیا جو ہم نے واپس کردی۔ دوبارہ اپنی بات سمجھائی جس پر وہ پانی لے آیا۔ جس کو Aqwa کہتے ہیں۔ مگر بڑے تعجب سے اس نے دیکھا اور اس نے کہا شراب تو 40 روپے کی تھی مگر پانی 65 روپے کا پی رہے ہو۔ عجیب لوگ ہو۔ ہوائی اڈا سے باہر نکلے تو ٹیکسی والوں سے بات کرنی تھی مگر زبان نہ آنے کی وقت موجود تھی مگر خدا تعالیٰ نے ہماری مدد اس طرح کردی کہ ایک صاحب ٹیکسی والے مل گئے جو برطانیہ میں رہائش رکھتے تھے اور اس سے قبل ہندوستان کے رہنے والے تھے۔ اس سے ہم نے معاہدہ کر لیا کہ صبح 9 بجے آجایا کریں رات کا کھانا کھانے کے بعد چلے جایا کریں۔ ہم جو بھی معاوضہ بنے گا دے دیا کریں گے۔ یہ اللہ کا بہت بڑا ہم دوستوں پر انعام تھا کہ اس نے ایسے شخص سے ملا دیا جس کو انگلش آتی تھی ورنہ اہل سپین بھی اہل فرانس کی طرح انگریزی نہیں بولتے اور مشکلات سے بچا لیا۔

(ہفت روزہ ندائے ملت جمعہ میگزین روزنامہ نوائے وقت 10 جنوری 1997ء)

بقیہ صفحہ 4

اول عزیزہ طیبہ کریم صدر (ا)
دوئم عزیزہ عطیۃ المنعم علوم بلاک
سوئم عزیزہ عاصمہ کنول ناصر بلاک

تقاریر کے مقابلے میں بھی تینوں بچیوں نے انعام حاصل کئے ساڑھے بارہ بجے مقابلہ جیتنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ قصیدہ میں خصوصی انعام عزیز ذوالفقار احمد ظفر دارالرحمت وسطی کو دیا گیا کیونکہ غالباً ربوہ کا یہ سب سے کم عمر بچہ (عمر پونے چھ سال) ہے جس نے پورا قصیدہ درست تلفظ کے ساتھ زبانی یاد کیا ہے۔ ایک اور جائزہ لیا گیا تو اس جائزے میں 7 لڑکیاں پورا قصیدہ یاد کر چکی تھیں لیکن لڑکا کوئی بھی ایسا نہ نکلا جس نے قصیدہ یاد کیا ہو سوائے ذوالفقار احمد ظفر کے۔ دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

تعلق رکھنے والے کو حاصل ہوتی ہے۔

ڈلہوزی قیام کے دوران ایک موقعہ ایسا آیا کہ حضرت امام الثالث کے پاس کوئی خادم نہ رہا حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت کچھ ناساز رہتی تھی۔ صبح ناشتہ کے وقت میں نے حضرت صاحب کو باورچی خانہ میں ناشتہ کی تیاری کرتے دیکھا میں فوراً باورچی خانہ گیا میں نے اصرار کے بعد برتن خود سنبھالے اور کھانا تیار کرنے لگا۔ ملازم ملنے تک دو چار دن ہم نے خود سب کچھ تیار کیا اس عرصہ میں حضرت صاحب ناشتہ اور کھانے کی تیاری میں خود شریک ہوتے میرے بار بار عرض کرنے کے باوجود کھانا تیار ہونے تک باورچی خانہ نہ چھوڑتے اور مجھ سے زیادہ اپنے ہاتھ سے کھانے کی تیاری کرتے۔

انہیں دنوں چھوٹی صاحبزادی امتہ الحلیم صاحبہ نے کسی تکلیف کی وجہ سے بستر پر پاخانہ کر دیا۔ آپ نے مجھے آواز دی دیکھتا ہوں کہ حضرت صاحب نے ایک لوٹے میں پانی پاس رکھا ہے اور پاخانہ لگا کپڑا اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے مجھے دیکھ کر فرمایا میاں خورشید آپ اس لوٹے سے پانی بہائیں میں کپڑا دھوتا ہوں میں نے بہت اصرار کیا کہ میں خادم اس کام کو خود کروں گا آپ چھوڑ دیں لیکن آپ نے میری ایک نہ سنی چنانچہ میں نے پانی بہایا اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے کپڑا پاک کیا۔

یہ واقعات بظاہر معمولی نظر آتے ہیں لیکن ان میں حضرت امام الثالث کے اخلاق عالیہ کا اظہار ہوتا ہے اپنے شاگردوں کی عزت و تکریم اس حد تک کہ اس کی دلی آمادگی کے باوجود اپنے ذاتی کاموں کا بوجھ اس پر نہ ڈالنا چاہا۔

2۔ اتنی بڑی عظمت و رفعت ذاتی و خاندانی وجاہت کے باوجود آپ کی عجز و انکساری کا یہ حال کہ باورچی خانہ میں بلا تکلف کھانا پکانے کا کام شروع کر دیا۔

3۔ آپ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر تھے ان کاموں سے وقار عمل کا عملی نمونہ جماعت کو پیش کیا۔

4۔ اپنے بچوں کے ساتھ آپ کو اور حضرت بیگم صاحبہ کو جو محبت اور پیار تھا کپڑا دھونے کے واقعہ سے اس کا عملی ثبوت میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

5۔ عام گھروں میں بیوی پر جائز و ناجائز سب بار ڈال دیا جاتا ہے گھریلو کاموں میں بیوی کا ہاتھ بٹانے کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اور بیوی کو عزت و تکریم کا وہ مقام نہیں دیا جاتا جو اسے دیا جانا چاہئے اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق بھی مل جاتا ہے کہ ضرورت کے وقت بیوی کے کام کاج میں اس کا ہاتھ بٹایا جائے۔

ڈلہوزی میں ہمارا سفر 1943ء میں ہوا قریباً چار ماہ وہاں رہے اگلے سال انہیں دنوں خاکسار کو حضرت صاحب کی معیت میں شملہ قریباً چار ماہ رہنے کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد حضرت صاحب حضرت بیگم صاحبہ کے علاج کے لئے دہلی تشریف لے گئے وہاں بھی آپ کے ساتھ قریباً ایک ماہ رہا۔ ہوشیار پور کے جلسہ میں میں بھی حضرت صاحب کے ساتھ ہی شریک ہوا۔ ان تمام سفروں میں مجھے حضرت صاحب کی بابرکت صحبت سے بہت کچھ حاصل ہوا۔ پہاڑی علاقوں کی سیر اور قیام سے میری صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی اچھی ہو گئی۔ پھر حضرت صاحب کے انفاس طیبہ سے یہ برکت ایسی دائم ہوئی کہ جب بعد میں میرے ذاتی حالات کی وجہ سے میں حضرت صاحب سے مسلسل رابطہ نہ رکھ سکا تو بھی مجھے ہر سال پہاڑ پر قیام کی توفیق ملتی رہی جو اب تک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مل رہی ہے۔ ورنہ میرے مالی حالات ایسے نہ تھے کہ گھر کے اخراجات بھی پورے ہو سکتے پہاڑی علاقوں کی سیر تو بہت دور کی بات تھی یہ سب ان پاک لوگوں کی پاک مجلس اور نظر کرم کا فیض تھا۔

حضرت صاحب کے قرب میں میں نے آپ کے بہت سے واقعات دیکھے جو بیان کروں تو مضمون لمبا ہوتا ہے ڈلہوزی کے سفر کے پورے واقعات بیان نہیں کئے۔ شملہ اور دہلی کے واقعات تو بہت طویل ہیں اور پھر وہ سفر جو ہوشیار پور کا میں نے آپ کے ساتھ کیا خاص طور پر قابل ذکر ہے اور حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کی صاحبزادی امتہ اللہ خورشید صاحبہ سے میری شادی تو خاص طور پر حضرت صاحب اور حضرت بیگم صاحبہ کی نوازشوں کا نتیجہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ان بابرکت وجود کے جود کو قائم و دائم رکھے۔ آمین

بقیہ صفحہ 6

کا موقع نہیں مل سکتا یہی حال ان سے پہلے صدر ربانی کی حکومت کا تھا۔ ان کو طالبان کے حملے چین نہ لینے دیتے تھے۔

خدا کرے کہ مذاکرات کا تازہ مرحلہ کسی کامیابی تک پہنچے اگرچہ سردست اس کی کامیابی کے بارے میں زیادہ وثوق سے کہنا مشکل ہے۔

○○○

خبروں کی اشاعت

○ یہ بات قارئین کرام کے گوش گزار کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اخبار الفضل ہر روز دن کے ڈیڑھ بجے طباعت کے لئے پریس میں چلا جاتا ہے جو خبر اس کے بعد دفتر میں پہنچتی ہے وہ اگلے روز سے پہلے اخبار میں شامل نہیں کی جا سکتی۔ اور اگلے روز شامل کرنے کا مطلب ہے کہ اس روز سے دو روز بعد خبر چھپے گی۔

گویا کہ جو خبر 10/1 کو ڈیڑھ بجے کے بعد مل گئی وہ اس سے اگلے روز اخبار میں لگے گی اور جو خبر اگلے روز اخبار میں لگے گی وہ 12/1 کے پرچہ میں چھپے گی اس بات کی وضاحت کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ بعض دوست ڈیڑھ بجے کے بعد خبر بھیج کر اگلے روز پوچھتے ہیں چھپی کیوں نہیں اگر اخبار کی طباعت کا معمول قارئین کے سامنے ہو تو یقیناً شکوہ کی کوئی گنجائش نہ ہو گی۔

(ادارہ)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم صوفی بشارت احمد صاحب سابق صدر حلقہ امیر پارک گوجرانوالہ مورخہ 12 جنوری 1997ء قضاء الٰہی وفات پا گئے۔ اگلے روز ان کا جنازہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے بعد ظہر بیت الحمد گل روڈ گوجرانوالہ میں پڑھایا۔ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب قمر نے ہی دعا کروائی۔

احباب موصوف کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری جمیل احمد صاحب جاوید آف ملتان چھاؤنی کی اہلیہ محترمہ طیبہ صاحبہ تقریباً چند دنوں سے بوجہ برین ہیمبرج اور فالج نشتر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بے ہوشی متواتر جاری ہے۔ موصوفہ کی صحت کاملہ سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سلطان احمد ارشاد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے یرقان اور بخار کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

امداد مستحق مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات کے عطیات بھی کافی حد تک ممد ہوتے ہیں لہذا مخیر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال

تحریک جدید میں حصہ لینا

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں (دین حق) احمدی (مربیوں) سے تقویت پا رہا ہے اور ان کے لئے چندہ کے وعدے بھجوانا (چاہے وہ فوری طور پر ادا نہ کئے جائیں) ایک بڑی دینی خدمت ہے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہے"

وکیل المال اول تحریک جدید

وقف جدید

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو وقف جدید میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لینے کی تاکید فرمائی۔

یہ تحریک (وقف جدید) اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو گی......

میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی۔

قدرت ثانیہ کے مظہر رابع کے دور کی پہلی مالی تحریک

ہمارے پیارے امام نے 1982ء میں اپنے دور امامت کے پہلے سال ہی ایک بابرکت مالی تحریک کا اجراء فرمایا جو "بیوت الحمد منصوبہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس تحریک یا تبریک کا مقصد غرباء و مساکین و بیوگان اور دیگر مستحقین کو رہائشی سہولت مہیا کرنا ہے۔ احباب کرام نے اس مالی قربانی میں پورے جذبہ اور اخلاص سے شمولیت کی اور گرانقدر رقوم خدمت خلق کے اس عظیم پروگرام میں پیش کیں اور بعض دوست اب تک باقاعدگی سے حسب استطاعت مالی قربانی پیش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت سکیم سے سینکڑوں مستحقین جزوی یا کلی طور پر رہائش کی سہولت پا کر مستفیض ہو رہے ہیں۔ حضرت صاحب کا یہ جاری کردہ منصوبہ غرباء کے لئے رحمت کی نوید لایا اور بہت سے خاندان اس سکیم کے تحت اپنے گھر اور اپنی چھت کی پناہ میں آ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کی محروم اور بے بس مخلوق پر شفقت کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کریں اور پورے مکان کے اخراجات برداشت کرنے سے لے کر حسب استطاعت اس تحریک میں شمولیت فرمائیں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور ذی ثروت اور مخیر حضرات سے خود بھی رابطہ فرمائیں اور مرکز کو بھی ان کے پتہ جات ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سعی مشکور بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(سیکرٹری بیوت الحمد)

سید اسٹیٹ ایجنسی اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
مکانات۔ پلاٹس۔ کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت۔ کرایہ پر لین دین ہوم مینٹیننس ڈیپنٹ۔ الیکٹرک سینٹری۔ وڈ ورک کا منفرد ادارہ
بلاک 29 آئی اینڈ ٹی سنٹر سیکٹر G-9/4 پشاور موڑ
اسلام آباد
فون: 051-251562
051-858226

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18 - جنوری - 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمیں عدالت سے اپنی حکومت کی بحالی کا یقین ہے۔ جس کے بعد نواز شریف اور قاضی حسین احمد مل کر الیکشن یا احتساب کا فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بائیکاٹ کا سوچ رہے تھے لیکن اب ہمارے امیدواروں کی ضمانتیں ہو گئی ہیں۔ ممتاز بھٹو فاروق لغاری کے پٹھو ہیں۔ ان کے ایماء پر آصف زرداری کو اذیتیں دی جا رہی ہیں۔ آزادانہ انتخابات کے لئے ضروری ہے کہ ممتاز بھٹو کو ہٹایا جائے۔ ہماری حکومت بحال ہو گئی تو پھر صدر کو اخلاقی طور پر مستعفی ہونا پڑے گا۔ کہیں احتساب نہیں ہو رہا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف خواب دیکھ رہے ہیں۔

○ فضائیہ کے نائب سربراہ ائرمارشل ارشد چوہدری کو وقت سے پہلے ریٹائر کر دیا گیا۔ فضائیہ کے سربراہ ائرچیف مارشل عباس خٹک نے چند روز قبل انہیں پی آئی اے کا چیئرمین بننے کی پیشکش کی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ ائرمارشل ارشد کی ملازمت میں ابھی ایک سال باقی تھا اور وہ عباس خٹک کے بعد سینئر ترین افسر اور اکتوبر 97ء میں ائرچیف مارشل کے عہدے کے طاقتور ترین امیدوار تھے۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ اب انتخابات ملتوی ہونے کا سوچا بھی نہ جائے۔ 3۔ فروری کو عام انتخابات کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ سپریم کورٹ کے سوا کوئی انتخابات کو ملتوی نہیں کر سکتا۔ ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔ کسی کو مداخلت کی جرات نہیں۔ کسی کو دھاندلی نہیں کرنے دیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس دفعہ پہلی بار پولنگ سٹیشنوں پر انتخابی نتائج کا اعلان ہو گا۔ بیلٹ بکسوں اور بیلٹ پیپروں کی تیاری کا کام 31۔ جنوری تک مکمل ہو جائے گا۔ فوج صرف امن وامان تک محدود رہے گی۔

○ نگران وزیراعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ وقت کم رہ گیا ہے اب صرف الیکشن پر توجہ دینا ہو گی۔ قوم بے رحم احتساب چاہتی ہے مگر ہم اس کی توقعات پر پورا نہیں اتر سکے کسی کے بھی بائیکاٹ سے انتخابی شیڈول متاثر نہیں ہو گا۔ حکومت الیکشن کے دوران امن وامان کے قیام اور ووٹروں کی حفاظت کے لئے تمام مشینری بروئے کار لائے۔

○ گورنر پنجاب نے نگران وزیراعظم کو بتایا ہے کہ جماعت اسلامی نے پولنگ سٹیشنوں پر دھرنا نہ دینے کی یقین دہانی کرادی ہے۔

○ مسلم لیگ نواز گروپ کے سربراہ نواز شریف نے کہا ہے کہ الیکشن کا بائیکاٹ کرنے والوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ پاکستان ووٹ سے بنا تھا دھرنے یا بائیکاٹ سے نہیں۔ قائد اعظم بائیکاٹ کرتے تو کچھ بھی نہ ملتا۔ بعض ناموافق حالات پیدا کئے گئے۔ لیکن عوامی ردعمل حوصلہ افزا رہا۔ سپریم کورٹ نے بے نظیر حکومت اور اسمبلی بحال کر دی تو اس کا فیصلہ تسلیم کریں گے۔ یہ بے نظیر کا وطیرہ ہے کہ وہ نہ عدالتی فیصلہ تسلیم کرتی ہیں نہ عوامی۔ اب وہ یہ کام چھوڑ دیں۔ صاف نظر آ رہا ہے کہ الیکشن 3۔ فروری کو ہی ہوں گے۔ ہم مہنگائی لاقانونیت اور بے روزگاری ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گے۔

○ معزول وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دھاندلی نہیں چلے گی۔ عوام کو سبز باغ دکھانے والوں کے خواب ادھورے رہیں گے۔ تمام فیصلے کونسل میں ہوں گے تو صوبے کیا کریں گے۔ کراچی میں دہشت گردی واپس لانے کی کوشش کی جا رہی ہے عوام اسے ناکام بنا دیں گے۔ چاندنی چوک بلدیہ ٹاؤن کراچی میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ کا انتخاب ہارنے والے کو صدر بنایا مگر اس نے منافقت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم برسراقتدار آ کر نگرانوں کے برطرف کردہ عام لوگوں کو بحال کر دیں گے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ سیاستدانوں کی طرح تماشے نہ لگائیں۔ عوام کو بہکایا نہیں جا سکتا۔ ذاتی مفادات بھلا دیئے جائیں تو گزشتہ 50 برس کی کوتاہیوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ واضح اکثریت سے کامیاب ہو کر حکومت بنائیں گے۔ غلطیاں نہیں دوہرائیں گے۔ نواز شریف مسروقہ مال واپس کر دیں تو ان کی پارٹی سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ بے اصولی پر مجبور ہوا تو سیاست سے کنارہ کش ہو جاؤں گا۔

○ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ جمعرات کو امریکہ نے پاکستان کو براؤن ترمیم کے تحت 30 کروڑ ڈالر (سوا ارب روپے) کی وہ قسط واپس کر دی ہے جو پاکستان نے پریسلر ترمیم کے نفاذ سے قبل امریکہ کو جدید دفاعی سامان کی خرید کے لئے بطور پیشگی دی تھی۔ اس رقم کی دوسری قسط امریکہ کا فارن ملٹری سیل بعد میں دے گا۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ لغاری اینڈ کمپنی عوام کی نظروں میں گر گئی ہے۔ فرار کا راستہ ڈھونڈ رہی ہے۔ ٹرینوں کی بندش آٹے کی نایابی پٹرول گیس بجلی کے نرخوں میں اضافہ نگرانوں کی عوام دشمن پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔

○ حکومت سندھ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو بوکھلا کر ذاتیات پر اتر آئی ہیں۔ الزام تراشیوں کا مقصد اپنی ساکھ برقرار رکھنا ہے۔ پس پردہ وہ تسلیم کرتی ہیں کہ حکومت ان کے شوہر کی وجہ سے ختم ہوئی ہے۔

○ ایک بھارتی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت سے سیاسی و تجارتی تعلقات بہتر بنائیں گے۔

○ بھارت نے جاسوسی طیارہ خود تیار کر لیا ہے اور اس کی کامیاب آزمائش کی ہے۔ یوم جمہوریہ پر اس کی نمائش کی جائے گی۔

○ سپاہ صحابہ نے الزام لگایا ہے کہ شیعہ سنی فسادات کا ذمہ دار ایران ہے۔ ہم اس کا ثبوت دے چکے ہیں۔ ایرانی انقلاب سے پہلے پاکستان میں 40 برس تک کوئی شیعہ سنی فساد برپا نہیں ہوا تھا۔

○ امپائر سے جھگڑنے پر عالمی کرکٹ کونسل نے ایک ہنگامی اجلاس میں پاکستان کے اوپنر کھلاڑی عامر سہیل کو ایک میچ نہ کھیلنے کی سزا دی ہے۔

○ گورنر پنجاب نے سانحہ گڑھی شاہو کے متاثرین میں 60 لاکھ روپے کے چیک تقسیم کئے۔ وہ ہلاک ہونے والے تمام افراد کے گھروں میں گئے۔

○ حکومت نے نجی شعبہ میں قائم گیارہ یونیورسٹیوں اور طبی کالجوں کی فہرست جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ دیگر تمام ادارے جعلی ہیں انہیں ڈگری جاری کرنے کا اختیار نہیں۔ الحاق کا دعویٰ بھی غلط ہے۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن جو اس سلسلے میں بااختیار ادارہ ہے اس کی طرف سے جن یونیورسٹیوں کو ڈگری جاری کرنے کا اختیار ہے ان کے نام یہ ہیں۔ جی آئی کے انسٹی ٹیوٹ' بھٹو انسٹی ٹیوٹ' نسٹ' انڈس ویلی سکول' الخیر' ہمدرد' سرسید' بقائی میڈیکل' ضیاء میڈیکل اور مینیجمنٹ سائنسز۔

○ نگران وزیراعظم نے باجالائنز گڑھی شاہو لاہور کے گیس سے متاثرین کے لئے آٹھ لاکھ روپے کی امدادی رقم کا چیک ڈپٹی کمشنر لاہور کے حوالے کر دیا۔

○ ووٹ کی اہمیت بیان کرنے کے لئے مسلم لیگ میڈیا مہم چلائے گی ٹی وی پروگرام تیار کر لئے گئے ہیں۔ نواز شریف نے منظوری دے دی ہے۔

○ پی آئی اے کو گزشتہ برس 20 کروڑ کا منافع ہوا۔ بیرون ملک فاضل سٹاف کو فارغ کر کے مزید 13 کروڑ بچائے جائیں گے۔ پی آئی اے کے ایم ڈی نواز ٹوانہ نے کہا کہ کرایوں میں اضافہ ہماری مجبوری ہے۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل اہم سیاسی مشن پر پاکستان پہنچ رہی ہیں۔ وہ حکام کے علاوہ محترمہ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف سے بھی ملیں گی۔

○ لاہور کے گڑھی شاہو سانحہ کا ٹرک ڈرائیور بالاخر تھانے پیش ہو گیا۔

مبارک ایام میں 21 جنوری تا 30 جنوری
علاج اور مشورہ مفت
اوقات 9 تا 1 بجے صبح 6 تا 7 بجے شام
فرحت کلینک (ہومیو) نزد بیت الذکر ربوہ

• باتصویر احمدی جنتری 1997ء (از قلم شیخ عبدالماجد) صفحات 68 قیمت: 15/ روپے
• شرعی عدالت کے فیصلہ پر اپیل نمبر
• ڈاکٹر عبدالسلام نمبر
• فکر اقبال اور تحریک احمدیہ صفحات 512 (از قلم شیخ عبدالماجد) قیمت 175/ روپے
خاندان سر اقبال اور تحریک احمدیہ - اقبال اکادمی کے سکالر کے اعتراضات کا رد - سر اقبال پنڈت نہرو اور جماعت احمدیہ قرارداد لاہور - عبدالولی خان اور ظفراللہ خان پیمتعدد دیگر موضوعات

تبسم سے جدید اور روایتی زیورات
میاں انوار گولڈ سمتھ
نند الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213100

احمدیہ ٹیلیویژن اور ڈش کو اپنے گھر کی زینت بنا کر روحانی مائدہ سے فیض یاب ہوں اور واضح تصویر اور صاف آواز لینے کیلئے ہمیں مطلع کریں۔ • ریسیور کون سا ہے؟ • LNB کون سی ہے؟ • LNB کا درجہ کیا ہے؟ • ڈش کس سائز کی ہے؟ • اپنا فون نمبر اور گھر کا پتہ؟
شاہین پے ٹی وی کا انٹینا اور ہر سائز میں ڈش انٹینا اور اس کا سامان خریدنے کیلئے با اعتماد نام
عثمان الیکٹرونکس 1- لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ چاب بلڈنگ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105